قادیانی اِسلام

مؤلف

حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب کٹکی رح

امیر شریعت و

صدر جمیعة العلماء اڑیسه

شعبہ نشر واشاعت

مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش

حیدرآباد ۵۹

قادیانی اسلام......؟

مؤلف

حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب کٹکیؒ

امیر شریعت وصدر جمعیۃ العلماء اڑیسہ

شائع کردہ :

شعبہ نشرو اشاعت : مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	قادیانی اسلام ؟
مصنف	:	حضرت مولانا اسمعیل کٹکیؒ
حوالہ جات کی تخریج وتصحیح	:	محمد انصار اللہ قاسمی
کل صفحات	:	۳۲
سن اشاعت	:	محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ڈسمبر ۲۰۱۰ء
قیمت	:	دس روپۓ **Rs. 10-00**
ناشر	:	مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش

﴿ ملنے کے پتے ﴾

۱) دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش،

Cell : 9849436632, 9985030527

17-9-182 مسجد معراج، کرما گوڑہ، سعید آباد، حیدر آباد۔59

۲) ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، چار مینار، حیدر آباد۔

۳) مکتبہ فیض ابرار، متصل مسجد اکبری، اکبر باغ، حیدر آباد۔

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	ابتدائیہ (از مولانا سید اکبرالدین قاسمیؒ)	۳
۲	ضروری وضاحتیں (از مولانا محمد ارشد علی قاسمی)	۶
۳	تمہید (از مولانا سید محمد اسمعیل کٹکیؒ)	۸
۴	قادیانی اسلام ؟؟	۱۰
۵	قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کا مقام	۱۱
۶	کلمہ شریف کے معنی ومفہوم میں قادیانیوں کا اختلاف	۱۳
۷	نبی کی شان میں قادیانی فرقہ کی گستاخیاں	۱۴
۸	قرآن شریف کے متعلق قادیانی عقیدہ	۱۵
۹	حدیث شریف قادیانیوں کے نزدیک ناقابل بھروسہ	۱۷
۱۰	حرمین شریفین کے علاوہ قادیانیوں کا مقدس مقام	۱۸
۱۱	انگریز حکومت کے متعلق مرزا قادیانی کے دورخاپن	۲۱
۱۲	مرزا قادیانی کا عیش وعشرت	۲۷
۱۳	قادیانی نبی کا انجام	۳۰

ابتدائیہ

اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس دنیائے خیر وشر میں اسلام کے خلاف کئی قسم کے فتنے ابھرے، باطل طاقتوں نے کئی یورشیں کیں، اسلام کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی گئی، لیکن چونکہ یہ اس دنیائے عالم کا آخری دین ہے، اس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اس لئے یہ دین پندرہ سو سال سے اپنی اصلی شکل میں ہیئت میں باقی ہے اور تا قیامت باقی رہے گی۔

جن فتنوں نے اسلام کے خلاف محاذ آرائی کی اس میں ایک ناپاک فتنہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کا بھی ہے، جنہوں نے اپنی جعلی اور خود ساختہ نبوت کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کیا اور اسلام کی بنیاد کو ڈھانے کی کوشش کی، ختم نبوت ایک مسلمہ عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ عقلی اور نقلی اعتبار سے اتنا ہی مصدقہ ہے جتنا کہ عقیدۂ توحید اور عقیدہ نبوتِ محمدی ﷺ لیکن اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملی ہوئی مہلت اور ڈھیل کا سہارا لے کر جن لوگوں نے اپنی نبوت کی دکان چمکانا چاہی اسی میں صوبہ پنجاب کے قصبہ قادیان سے ظاہر ہونے والا ایک نبی کاذب بھی ہے، جس کو دنیا مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے جانتی ہے، اس شخص نے رفتہ رفتہ بقول شاعر......

پہلے بنے بوئے گل اور بعد میں بنتے ہیں گل
رفتہ رفتہ پھر گلے کا ہار بن جاتے ہیں لوگ

مصلح، مجدد، محدث سے ہوتے ہوئے مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود، اس کے بعد ظلی اور بروزی نبوت کا روپ اختیار کیا......ظلی اور بروزی کا لفظ تو ایک بہانہ ہے ورنہ دعویٰ تو یہ ہے کہ ہر نبی کو جو جام (نبوت) کا

دیا گیا، وہ جام مجھے سب سے بڑھ کر اور مکمل طریقہ سے دیا گیا،

(مکمل شعر اس طرح ہے۔ آنچہ داد ست ہر نبی را جام داد آں جام را مرا بتمام

از م.ا.قاسمی۔ روحانی خزائن ۱۸/ص ۴۷۷، ۴۷۸)

ہر نبی حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ میرے سامنے ہلال کا درجہ رکھتے ہیں اور میں بدر کامل (چودھویں کا چاند) کا مقام رکھتا ہوں۔ (دیکھئے روحانی خزائن ۱۶/ ۲۷۵) چنانچہ اس ملمع ساز نبی نے اپنے اقوال اور الہامات کے ذریعہ جو دین کا ڈھانچہ بنایا ہے وہ یکسر اسلام کے خلاف بالکل نیا مذہب ہے جس میں مرکز اسلام مکہ مکرمہ نہیں بلکہ قادیان ہے، جہاں قرآن مجید نمونہ عمل نہیں بلکہ تذکرہ نامی کتاب ہے اور جہاں خاتم النبیین نبی محمد عربی ﷺ نہیں بلکہ غلام احمد قادیانی ہے۔

اس عالم اسباب میں یہ اللہ کا انتظام ہے کہ ابھرنے والے ہر فتنہ کے انسداد کے لئے ایسی شخصیتوں کو پیدا فرماتا ہے جو اس قسم کے فتنوں کا پامردی سے مقابلہ کرتے ہیں، ان کی زندگیوں کا مقصد اس شعر کے مصداق ہوتا ہے۔

میری زندگی کا مقصد تیری دیں کی سربلندی

میں اس لئے مسلماں میں اس لئے نمازی

چنانچہ اس فتنۂ قادیانیت کی بیخ کنی کے لئے دارالعلوم دیوبند کے فرزندان اور حق پرست علمائے کرام اُٹھ کھڑے ہوئے، محدثِ جلیل حضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ، خطیب اسلام حضرت علامہ عطاءاللہ شاہ بخاریؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، جناب مولانا محمد شفیعؒ، حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ جیسے اکابر علماء کرام نے اس فتنہ کا ہر لحاظ سے تعاقب کیا اور اس کو نیست و نابود کرنے کی بھرپور کوشش کی، ان ہی علماء کرام کی فیض یافتہ شخصیت حضرت مولانا سید محمد اسماعیل کٹکی مدظلہ العالی امیر شریعت اڑیسہ کی بھی ہے، جنہوں نے بے شمار مناظروں اور علمی مباحثوں اور بے مثال تبلیغی مساعی کے ذریعہ ہزاروں

قادیانیوں کومسلمان بنایا،اڑیسہ جس کے بارے میں قادیانیوں کا یہ خیال تھا کہ اگر ہماری حکومت ہوتو اسی کو ہم صدر مقام کا درجہ دیں گے،اس کے ہر دیہات وقصبہ کا دورہ کرکے کئی قلعوں کوفتح کیا،اس سلسلہ کی ایک عظیم یادگار مناظرۂ یادگیر (ضلع گلبرگہ، کرناٹک) بھی ہے،جس میں کئی قادیانیوں نے توبہ کی اور جس کے بعد پھر کسی قادیانی نے ہندوستان میں مناظرہ کے چیالنج کی ہمت نہیں کی، (اس مناظرہ کی تفصیلی روداد کتابی شکل میں ''مناظرہ یادگیر'' اور ''یادگار یادگیر'' کے نام سے اہل اسلام اور قادیانیوں کی جانب سے شائع ہوچکی ہے، یہ دونوں کتابیں مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری میں موجود ہیں۔م.ا.قاسمی)اب ہندوستان میں یہ واحد شخصیت ہیں جنہیں تردید قادیانیت پر کامل دسترس حاصل ہے، زیر نظر کتاب حضرت موصوف ہی کی تالیف کردہ ہے، جو چالیس سال قبل شائع کی گئی تھی۔اس کتاب میں مولانا کے محترم نے قادیانیوں کے اسلام کا سیر حاصل جائزہ لیا ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے اس فتنہ کی پوری شکل وصورت اور صحیح خدوخال واضح ہوکر سامنے آجاتے ہیں،جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے، قادیانیت،مسلک کا اختلاف نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک کھلی بغاوت اور نبوت محمدی ﷺ کے ساتھ ایک عظیم سازش ہے۔

مولانا سیداکبرالدین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

نائب ناظم مجلس علمیہ و نائب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت

ضروری وضاحتیں

۱۔ کتاب کے گرامی قدر مصنف حضرت مولانا اسماعیل کٹکی کا انتقال باعث حزن وملال مورخہ ۲۱ر فبروری ۲۰۰۵ء کو ہوا، آپ کی عمر شریف ۹۱ر سال تھی، کتاب ہذا کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کے وقت آپ باحیات تھے، واضح باد کے آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے نامور اور قد آور تلامذہ میں سے تھے، حضرت مدنیؒ سے آپؒ کا بیعت، وارشاد کا تعلق اور اس کی اجازت بھی حاصل تھی، تاحیات آپؒ ریاست اڑیسہ کے امیر شریعت، جمیعۃ العلماء کے صدر اور دار العلوم دیو بند کے رکن شوریٰ تھے، اللہ تعالیٰ آپ کی مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائیں، درجات کو بلند فرمائے، سیآت کو درگذر فرمائے۔

۲۔ ''ابتدائیہ،، کے محرر اور کتاب ہذا کی اشاعت کے محرک حضرت مولانا حافظ سید اکبر الدین قاسمیؒ بھی اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ مورخہ ۲۸ر جنوری ۲۰۰۴ء کو ایک خطرناک اور المناک سڑک حادثہ کی وجہ سے کئی دنوں موت وزیست کی کشمکش کے بعد آپ زندگی کی قید سے آزاد ہوگئے، ۵۷ر سال آپ کی عمر تھی، آپ ریاست آندھراپردیش میں کئی مدارس اور اداروں کے قیام کے مئوسس مشیر ومنتظم تھے، مجلس علمیہ، مجلس تحفظ ختم نبوت، دینی مدارس بورڈ، **جمیعۃ العلماء** وغیرہ مختلف تنظیموں کے آپ روح رواں اور میر کارواں بھی تھے، جامعہ ریاض البنات قدیم ملک پیٹ اور جامعہ ریاض الاسلام اوپل ادارے آپ کی ہمہ جہت دینی خدمات کے شاہکار ہیں، اللہ تعالیٰ آپؒ کو اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

۳۔ کتاب ہذا کی موجودہ اشاعت پہلی مرتبہ حوالہ جات کی تخریج وتصحیح کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھراپردیش کے زیر اہتمام عمل میں آرہی ہے، عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی نشر واشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے بنیادی مقاصد میں سے ہیں، الحمداللہ اب تک اس موضوع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اردو وتلگو زبان میں دیواری چارٹس کے علاوہ کلمہ کا فرق، (ازحضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ) اسلام اور قادیانیت کا اختلاف (ازحضرت مولانا ادریس کاندھلوی/حضرت مولانا محمد عبدالقوی) قادیانی توہین رسالت کے مجرم (ازمولانا محمد ارشد علی قاسمی) میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے (ازمحمد انصاراللہ قاسمی) مختلف مطبوعات شائع ہوچکے ہیں، کتاب ہذا کی طباعت بھی اسی سلسلہ نشر واشاعت کی ایک کڑی ہے، اکابر و اسلاف کی کتابوں کو منظر عام پر لانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے جس دور اندیشی اور باریک بینی سے فتنہ قادیانیت کی سنگینی اور گمراہی کو محسوس کیا ہے وہ ہمیں معلوم ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نشر واشاعت کے اس سلسلہ کو ترقی واستحکام کے ساتھ جاری اور باقی رکھے، بھولے بھٹکے قادیانی افراد کے لئے اسلام کی قبولیت کا، عام مسلمانوں کے لئے گمراہی سے حفاظت اور ایمان پر استقامت کا ذریعہ بنائے، روز محشر میں تمام خدام مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ کے حصول کا وسیلہ بنائے۔ آمین

محمد ارشد علی قاسمی
سیکریڑی مجلس تحفظ ختم نبوت

تاریخ : ۱۶/ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ
مطابق: ۲۳/ ڈسمبر ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اس کتاب سے پہلے ''قادیانی قرآن'' (نامی کتاب) شائع کی گئی تھی، جس میں مرزا جی کے وحی و الہام سے صرف چند نمونے پیش کیئے گئے تھے، جسے مسلمانوں نے غور سے پڑھا اور شوق سے قبول کیا اور اس سے بھولے بھالے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا، اس کتاب کا مطالعہ کیا ہوا کوئی مسلمان انشاءاللہ قادیانی جال میں نہیں پھنس سکتا، جس سے قادیانی اُمت سخت بوکھلاہٹ میں پڑ گئی ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ اس کے حوالے غلط ہیں، کبھی کہا جاتا ہے کہ اس کے شروع و آخر کی عبارت چھوڑ کر صرف درمیان کی عبارت لکھ دی گئی ہے اور بعض یہ اڑا رہے ہیں کہ ''قادیانی قرآن'' کا جواب قادیان سے بہت جلد شائع ہو رہا ہے، غرض یہ کہ قادیانی امت کا ہر فرد جس نے بھی اس کتاب کا ایک مرتبہ مطالعہ کیا ہے پریشان و سرگرداں ہے اور کسی نہ کسی طرح اپنے گمشدہ حواس کو ٹھکانے لگانے کی فکر میں مبتلا ہے، تعجب نہیں کہ شاید کوئی قادیانی اس کے جواب کے لئے بھی ناکام کوشش میں لگا ہو، مگر یاد رہے کہ اس کا جواب بھی اس کے جھوٹے نبی مرزا کے جواب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھ سکتا، جیسا کہ مرزا جی نے قرآنی اعجاز کے باطل کرنے کے خیال سے اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی شائع کیا تھا۔

قادیانی امت اسلامی لباس اور اسلامی نام وغیرہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ یہ دھوکہ دینا چاہتا ہے کہ وہ بھی اسلام میں داخل ہے اور جس طرح حنفی و شافعی وغیرہ کا آپس میں اختلاف ہے اور وہ سب مسلمان ہیں، اسی طرح قادیانی بھی ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ میں اختلاف رکھتے ہوئے اسلام میں داخل ہیں حالانکہ یہ ان کا سراسر دجل ہے، اس لئے کہ مسلمانوں کے جتنے فرقے ہیں وہ سب اس بات میں متفق ہیں کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک پھر کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا اور یہ کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں نیز یہ کہ جو بھی سرکار دو عالم ﷺ کی توہین کرتا ہے وہ کافر ہے بلکہ جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، ان عقائد میں کسی ایک مسلمان کا بھی اختلاف نہیں، مگر قادیانی ان تینوں عقیدوں کے خلاف اپنا عقیدہ رکھتے ہیں، وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک نیا نبی مانتے ہیں، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ خیال کرتے ہیں اور ان کی قبر کبھی ملکِ شام گلیل میں اور کبھی کشمیر سری نگر میں بتاتے ہیں اور نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ مرزا غلام احمد علیہ ما علیہ کو سرکار دو عالم (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ چڑھ کر یقین کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔

ہمارا اور قادیانیوں کا کوئی جزوی یا معمولی اختلاف نہیں ہے بلکہ یہ ایک اصولی بنیادی اختلاف ہے، جنت اور دوزخ کا اختلاف ہے، ایمان و کفر کا اختلاف ہے، قادیانی دنیا کے نوے کروڑ مسلمانوں کو دوزخی اور کافر سمجھتے ہیں اور مسلمان بھی اس مٹھی بھر قادیانی امت کو دوزخی اور کافر سمجھتے ہیں، علاوہ ان اصولی اختلاف کے اور بھی سینکڑوں اختلاف اہل اسلام اور قادیانیوں میں ہیں، ان میں کچھ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہم اس کتاب میں پیش کرتے ہیں تاکہ بھولے بھالے اور اسلام سے بے خبر مسلمانوں پر دن کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جائے کہ قادیانیوں کے ظاہری اسلامی غلاف کو اصل دین اسلام سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں......

چراغِ مردہ کجا صبح آفتاب کجا ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

''قادیانی قرآن'' کے حوالوں کی طرح اس کتاب کے ہر حوالے کے لئے بھی ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر کوئی قادیانی یا ان کا کوئی پنڈت یہ ثابت کر دے کہ اس کتاب کا فلاں حوالہ غلط ہے یا اس کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے یا اصل عبارت میں ایسی کتر بیونت کی گئی ہے جس سے اصل معنی بدل گئے ہیں تو ہم اس کے (کو) فی حوالہ دس روپے دینے کو تیار ہیں، مگر یہ بھی یاد رہے کہ کوئی قادیانی اس کی جرأت نہیں کر سکتا اور نہ کرے گا، یوں گھر بیٹھ کر اپنی جماعت میں شیخی بگھارنی اور بات ہے،

بنما بصاحب نظرے گوہر خود را عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خر چند

احقر......سید محمد اسمٰعیل عفی عنہ

قادیانی اسلام......؟؟

اصل اسلام سے تو تھوڑی بہت ہر مسلمان کو واقفیت ہے کہ اسلام، ایمان، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے، مگر ذرا مرزاجی (قادیانیت کا پیشوا اور بانی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بھی سن لیجئے کہ ان کے نزدیک اسلام کے ارکان کیا ہیں؟ یہ شخص کہتا ہے :

(۱) ''میں سچ سچ کہتا ہوں (جھوٹ نہیں) کہ اس محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے، سو میرا مذہب جس کو میں بار بار اظہار کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خداتعالیٰ کی اطاعت کرے، دوسرے اس سلطنت کی......اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں'' (شہادت القرآن: ص:۸۴۔ روحانی خزائن ۶/۳۸۱)

(۲) ''حضرت مسیح موعود (مرزاجی) علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول اکرم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے (مرزاجی نے) تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان (مسلمانوں) سے اختلاف ہے؟ (تقریر مرزا بشیر الدین محمود قادیانی، روزنامہ الفضل قادیان، ۳۰/جولائی ۱۹۳۱ء)

(۳) ''جس اسلام میں آپ (مرزاجی) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلہ (قادیانیت) کا ذکر نہیں اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) نے اعلان کیا تھا کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے''

(قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان: ۳۱/ڈسمبر ۱۹۱۴ء)

قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کا مقام

(۱) ’’اب جب کہ یہ مسئلہ صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے‘‘

(قادیانی کتاب کلمۃ الفصل، مصنف مرزا بشیر احمد، ص:۱۲۹)

(۲) چوں دور خسروی آغاز کردند مسلماں مسلماں باز کردند

’’اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر وایمان کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے، اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے، مسلمان تو اس لئے کہا کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے؟ مگر ان کے اسلام کا اس لئے انکار کیا گیا ہے کہ وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں’’ فتدبرو‘‘(قادیانی کتاب کلمۃ الفصل ص:۱۲۷،)

دیکھا آپ نے مرزا جی اور ان کے صاحبزادہ کی اصل تعلیم یہ ہے کہ ایک طرف تو لوگوں کو یہ کہہ کر فریب دیا جاتا ہے کہ یہ مولوی بڑے ہی تنگ نظر ہیں، بات بات پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں اور دوسری طرف اپنی امت کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ سوائے اپنے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر سمجھو۔

(۳) خط بنام شیخ محمد حسین بٹالوی (مشہور اہل حدیث عالم)

’’میں (مرزا جی) افسوس سے لکھتا ہوں کہ آپ کے فتویٰ تکفیر کی وجہ سے جس کا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے اس خط میں سلام مسنون یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہیں کرسکا‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص:۲۸۹۔ روحانی خزائن ۲۸۹/۵)

(۴) ’’حضرت مسیح موعود (مرزا جی) نے ایک خط بزبان عربی لکھا، یہ عربی خط ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے نہیں لکھا گیا بلکہ اس کے مخاطب مشائخ ہند اور زہاد وصوفیائے مصروشام وغیرہ اسلامی

ممالک بھی ہیں مگر جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ بغیر سلام مسنون بسم اللہ کے بعد یوں شروع ہوتا ہے اور دیکھئے ۱۹۰۲ء میں جب علمائے ندوہ کا جلسہ امرتسر میں ہوا تو اس وقت حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک اشتہار شائع ہوا، جس کے جواب میں آپ نے ایک ہی دن میں **دعوۃ الندوۃ** کے نام سے ایک رسالہ لکھا، جس میں بغیر سلام مسنون کے ''التبلیغ'' کے عنوان سے علمائے ندوہ کو مخاطب کیا۔اس سے بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا کہ آپ (مرزاجی) بھی ان کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے بلکہ کافر قرار دیتے تھے اور جس کو حضرت مسیح موعود کافر قرار دیں اس کو کافر سمجھنا ہر شخص کا فرض ہے''

(خلاصہ تحریر قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان، ۲۲/جولائی ۱۹۲۰ء)

(۵) ''حضرت مسیح موعود (مرزاجی) کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں'':

ا۔ یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی تھی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں (قادیانی کتاب کلمۃ الفصل ص:۱۲۵)

۲۔ اب ہم مسیح موعود (مرزاجی) کے اس فیصلہ کے بعد کسی شخص کی بات کو پرپشہ؟ (مچھر کے پر) کے برابر وقعت نہیں دیتے جو احمدی کہلا کر غیر احمدی کو مسلمان جانتا ہے.....پس جب مسیح موعود کہتا ہے کہ اس کے منکروں کو خدا مسلمان نہیں جانتا تو ہم کون ہیں کہ اس بات کا انکار کریں''

(قادیانی کتاب کلمۃ الفصل ص:۱۳۲)

(۷) ''میں زور سے کہتا ہوں اور دعویٰ سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان کرتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا وفادار اور جاں نثار یہی ایک نیا فرقہ ہے''

(مجموعہ اشتہارات ۱۵/۳)

دیکھ لیجئے مذکورہ بالا حوالوں میں مرزاجی اور ان کے صاحبزادے نے کس صفائی سے دنیا بھر کے علماء ومشائخ وصوفیاء اور عام مسلمانوں کو یک قلم کافر بنادیا، اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ اصل اسلام اور ہے، قادیانی اسلام اور ہے۔

کلمہ شریف کے معنی ومفہوم میں قادیانیوں کا اختلاف

اسلام کا بنیادی پتھر ہی کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ہے جسے دل سے سچا سمجھ کر زبان سے ادا کیے بغیر کوئی مومن نہیں ہوسکتا، اس کا نام ایمان ہے اور تمام عبادات اسی پر موقوف ہیں۔ اس کے بغیر تمام عبادات بے کار ہے اور سب نیکی اکارت، اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک اکیلا ہے، اس کی ذات وصفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اس لئے کہ کوئی اس جیسا نہیں، وہ بے عیب ہے اور جسم وجسمانیات سے پاک ہے اور حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے اور آخری رسول ہیں، قیامت تک یہی دین اور یہی کلمہ باقی رہے گا۔

اگر (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ آخری رسول نہ ہوں تو پھر اسلام بھی سچا مذہب نہیں رہ سکتا، مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کا ایمان اس کلمہ شریف پر نہیں ہے۔ اس لئے کہ مرزا جی کے الہام اور وحی کو اگر (نعوذ باللہ) سچا مان لیا جائے تو اس کے اعتبار سے خدا کبھی ٹھیک بھی کرتا ہے اور کبھی بھول بھی، مرزا جی کی وحی ہے:

(۱) **اخطی واصیب :** میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی (تذکرہ مجموعہ الہامات وکشوف ورؤیا مرزا قادیانی، ص:۱۳۸۱-۵۵۹)

(۲) مرزا جی کا خدا کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ بھی رکھ لیتا ہے، **افطر و اصوم** میں افطار میں بھی کروں گا اور روزہ بھی رکھ لوں گا۔ (تذکرہ ص:۳۴۴-۱۳۶۷)

(۳) خدا غمگین ہے۔ (قادیانی قرآن تذکرہ ص۳۵۲)

(۴) وہ ایک جج کی طرح عدالت کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے، اس کا ایک کلرک بھی ہے اور مرزا جی اس کے پاس مسل لے کر دستخط بھی کرالاتے ہیں اور دستخط سے پہلے خدا تعالیٰ لال سیاہی سے مرزا جی اور ان کے مرید عبداللہ سنوری کے کرتے ٹوپی رنگ دیتا ہے۔ (مفہوم عبارت تذکرہ ص:۱۰۱، ۱۰۲)

(۵) قادیانی عقیدہ کے مطابق خدا کا بروز (اوتار) بھی ہوتا ہے اوراس کے (یعنی خدا کے) پانی سے مرزا جی ہیں اور خدا کا بیٹا بھی ہوسکتا ہے، جو مرزا (قادیانی) ہے اوراس کا باپ بھی ہوسکتا ہے، جو مرزا (قادیانی) ہے، غرض یہ کہ خدا تعالیٰ کے متعلق اس قدر لچر اور الحاد سے پر عقائد شائد دنیا کے کسی مذہب کے نہ ہوں گے جیسا کہ مرزا جی اور قادیانی امت کے ہیں۔ (تفصیل دیکھئے ! تذکرہ، صفحات: ۳۲۶، ۳۴۵، ۵۱۶)

نبی ﷺ کی شان میں قادیانی فرقہ کی گستاخیاں

(۱) محمد رسول اللہ کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے آپ کو محمد واحمد کہتا ہے، چنانچہ اس کا مشہور شعر ہے،

''منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد''

ترجمہ : میں مسیح زماں ہوں میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں

(تریاق القلوب، ص:۶ روحانی خزائن ۱۵/۱۳۴)

(۲) پھر مرزا جی کا ایک الہام ہے، ''**من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی و ما رأی**'' (یعنی جس نے مجھ (مرزا) میں اور محمد مصطفیٰ میں فرق کیا اس نے نہ مجھ کو جانا اور نہ پہچانا)

(خطبہ الہامیہ ص:۱۷۲ روحانی خزائن ۱۶/۲۵۹)

(۳) ''آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد واحمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے'' (ایک غلطی کا ازالہ ص:۸ روحانی خزائن ۱۸/۲۱۲)

(۴) ''ہم نے مرزا کو بحیثیت مرزا نہیں مانا بلکہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا ہے۔ الخ (تقریر سرور شاہ قادیانی، قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان، ۲۷/ڈسمبر، ۱۹۱۴ء)

(۵) صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک   کہ جس پہ وہ بدر الدجی بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثتِ ثانی کی ہم پر   کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(قادیانی اخبارروزنامہ الفضل قادیان،۲۸رمئی ۱۹۲۸ء)

(۶) محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں   اورآگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل   غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(قادیانی اخبار ہفت روزہ بدر قادیان،۲۵ا کتوبر۱۹۰۶)

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ، مذکورہ بالا چند حوالوں سے آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ محمد رسول اللہ کے متعلق (قادیانیوں کا) کیا عقیدہ ہے؟ لہٰذا کلمہ شریف پر کسی طرح بھی قادیانیوں کا یقین نہیں، اس لئے کہ مذکورہ بالا حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی محمد واحمد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، نعوذ باللہ، گویا محمد ﷺ تو ایک وہ ہوئے جن کا کلمہ دنیا کا ہر مسلمان پڑھتا ہے اور دوسرا نعوذ باللہ وہ محمد جو مرزا غلام احمد بنا ہے۔ اگر اصلی محمد ﷺ ہیں تو مرزا غلام احمد جھوٹا اور اگر مرزا غلام احمد محمد ہے تو کلمہ غلط......لہٰذا ہر صورت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قادیانی امت صرف لوگوں کو پھانسنے کے لئے زبانی کلمہ پڑھ کر دھوکہ دیتی ہے **وما یخدعون الا انفسھم** کے مصداق بنتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی اسلام کی طرح قادیانی کلمہ بھی الگ ہے۔

قرآن شریف کے متعلق قادیانی عقیدہ

قرآن شریف کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ خدا کا آخری کلام ہے، جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، لیکن تمام مزرائی (قادیانی)، مزرا جی کی وحی کو بھی قرآن کے برابر مانتے ہیں، بہرحال ہم یہاں چند حوالے درج کرتے ہیں تاکہ مقصود اچھی طرح واضح ہوجائے....

(۱) ”قرآن کریم اور مسیح موعود کے الہامات، دونوں خدا کے کلام ہیں، دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا“ (اعلان مرزا بشیر الدین محمود قادیانی، قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان، ۲۹/اپریل ۱۹۱۵ء)

(۲) ''یہ شان بھی صرف انبیاء ہی کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جائے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی قرآن میں یہی حکم ملا اور بعدہٗ حضرت احمد (مرزا غلام احمد) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا''

(رسالہ احمد بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص:۲۷۳، مولف پروفیسر الیاس برنیؒ)

(۳) پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے — تجھ پہ اترا ہے قرآن رسول قدنی

(نغمۂ اکمل، ص:۱۶۷، مولف قادیانی شاعر قاضی ظہور الدین اکمل)

(۴) **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی**

(یہ مرزا غلام احمد) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ کہ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔

(تذکرہ ص:۳۲۱)

(۵) قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے (مرزا کے) منہ کی باتیں ہیں۔ (تذکرہ ص:۷۷)

(۶) **ما انا الا کالقرآن** (میں قرآن کی طرح ہوں)۔ (تذکرہ ص:۵۷)

(۷) ہم کو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے، اس قدر یقین اور اعلیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہوں قسم دے دو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے، اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم ہی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے تو معاً (فوراً) کافر ہو جاؤں''۔ (تذکرہ)

(۸) ''خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہوگا''

(حقیقۃ الوحی ۳۹۱۔ روحانی خزائن ۲۲/۴۰۷)

(۹) ''میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے پر ہوئی''۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص:۶ روحانی خزائن ۱۸/۲۱۰)

(۱۰) ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا

کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں.....''

(حقیقۃ الوحی ص: ۲۱۱ روحانی خزائن ۲۲/۲۲۰)

ان دس حوالوں سے آپ اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ ہم جس طرح قرآن شریف کو خدا کی آخری کتاب مانتے ہیں ٹھیک اسی طرح قادیانی نبی اوراس کی امت مرزا جی کے الہام کو قرآن سمجھتی ہے، اس لئے اسلام وکلمہ شریف کے مانند قادیانیوں کا قرآن بھی الگ ہے۔

حدیث شریف قادیانیوں کے نزدیک ناقابل بھروسہ

حدیث شریف کے بارے میں ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ اسلام میں حجت ودلیل ہے، اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے اِرشادات واعمال کے ذریعہ قرآن کریم کے احکام کی تشریح وتفصیل بیان فرمائی، لیکن قادیانی کیا سمجھتے ہیں؟ ملاحظہ فرمایئے :-

(۱) ''ہم خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں، میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی، ہاں تائیدی طور پر وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں''

(اعجاز احمدی ص: ۳۶ روحانی خزائن ۱۹/۱۴۰)

(۲) ''جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے''

(تحفہ گولڑویہ ص: ۱۵ روحانی خزائن ۱۷/۵۱)

(۳) ''مسیح موعود (مرزا جی) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ﷺ کے منہ سے نہیں سنی''

(اعلان مرزا بشیر الدین محمود، قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان، ۲۹/اپریل ۱۹۱۵ء)

قرآن شریف کو مرزا جی (مرزا قادیانی) نے اپنے منہ کی باتیں کہا اور اپنی وحی کو قرآن قرار دیا اور حدیث شریف سے یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ میں حکم ہوں، مجھے اختیار ہے کہ جس حدیث کو چاہوں قبول کروں اور جسے چاہوں ردی کی ٹوکری میں پھینک دوں، کوئی ان عقل کے اندھوں سے پوچھے کہ مرزا جی کو یہ ڈکٹیٹر شپ کس طرح مل گئی؟ اصل جھگڑا تو ان کی ڈکٹیری (داداگری) کا ہے، ہم کہتے ہیں کہ مرزا جھوٹا ہے وہ حکم نہیں بن سکتا فلاں فلاں حدیث کی رو سے...اور مرزا کہتا ہے کہ میں حکم ہوں، میں تمہاری حدیث ہی کو نہیں مانتا، آپ ہی غور کریں کہ یہ سوال دیگر و جواب دیگر ہے کہ نہیں، اگر ہم مرزا کو حکم مان لیتے تو پھر اسے حدیث کی رو سے جھوٹا کیوں کہتے، ع من چہ می سرائم وطبورہ من چہ می سراید...اسی کو کہا جاتا ہے۔ جب قرآن شریف اور حدیث شریف کے متعلق مرزا جی اور مرزائی (قادیانی) امت کا یہ عقیدہ ہے تو پھر ان سے بحث و مناظرہ کس دلیل سے اور کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ مولانا روم فرماتے ہیں۔

حملہ برخود میکنی اے سادہ مرد مثل آں شیرے کہ برخود حملہ کرو

اسی طرح یہ قادیانی بھی قرآن وحدیث پر حملہ نہیں کرتے بلکہ خود اپنی سمجھ اور علم وعقل پر اپنے ہاتھ سے تیز کلہاڑا چلا رہے ہیں۔

حرمین شریفین کے علاوہ قادیانیوں کا مقدس مقام

(۱) ”....کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف کی پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ” **انا انزلناہ قریبا من القادیان**“ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے، تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے، تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام

قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ اور مدینہ اور قادیان‘‘ (تذکرہ ص: ۶۰)

قادیانی امت غور کرے کہ مرزا جی کا یہ کشف شیطانی تھا یا رحمانی، اگر شیطانی ہے تو دل ماشاد...اور اگر رحمانی تو سچا یا جھوٹا، اگر جھوٹا تو پھر کہنا درست اور اگر سچا تو پھر تمام قادیانی امت ایک جگہ سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور قرآن شریف کا لفظ لفظ پڑھ لیں اور ہمیں دکھلا دیں کہ قادیان کا قرآن شریف میں کس جگہ ذکر ہے،

؎ بڑی مشکل میں پڑا ہے سینے والا جیب و گریباں کا

(۲) ’’ہم مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانۂ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے، اسی طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے، خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے لئے چنا‘‘

(قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان، ۳/ ستمبر ۱۹۳۵ء)

پدر تمام نہ کرد و پسر تمام کند....اسی کو کہتے ہیں (از مؤلف مولانا اسمٰعیل کٹکیؒ)

(۳) زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے

(درثمین ص: ۳۸)

معلوم نہیں لندن کے متعلق انگریزی نبی حضور گورنر جنرل کا کیا خیال ہے؟

(۴) ’’اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا **من دخله كان امنا** اسی مسجد (قادیان) کی صفت میں بیان فرمایا ہے‘‘

(براہین احمدیہ ص: ۵۵۹ روحانی خزائن ۱/ ۶۶۷)

(۵) ’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان آنا) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص: ۳۵۲ روحانی خزائن ۳۵۲/۵)

(۶) ’’جو احباب واقعی مجبوری کے سبب اس موقعہ (ظلی حج) پر قادیان نہیں آسکے، وہ تو خیر معذور ہیں، لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد واثق کا پاس کیا اور ارضِ حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہوئے، امام محترم (مرزا محمود) کی زیارت کرنے کے شوق میں دارالامانِ مہدی (قادیان) ٹھیک وقت پر آن پہنچے، ان کی للّٰہیت ان کا خلوص قابل تحسین ہے، اقامتِ نماز کے وقت جب ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا تو گلیوں، راستوں اور دکانوں تک میں نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں اور ارضِ حرم کی چار مصلوں کی حقیقت ظاہر کرنے والا یہ نظارہ بھی ہر سال دیکھنے میں آتا ہے‘‘ (قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان ۲۶ ڈسمبر ۱۹۱۵ء)

قادیانی شائد مرزا (قادیانی) کی مسجد کو قبلہ بنا کر چاروں طرف سے سجدہ کرتے ہوں گے، ورنہ چار مصلوں کا نظارہ نہیں ہوسکتا۔

(۷) ’’چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو قدرت رکھتے اور امیر ہوں، حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تاکہ وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہوسکیں‘‘

(اعلان مرزا بشیرالدین محمود، قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان یکم ڈسمبر ۱۹۳۲ء)

خدا تعالیٰ نے غریبوں پر حج فرض نہ کر کے بقول مرزا محمود پہلے ایک قسم کی ناانصافی کی تھی، اس لئے اب قادیان میں حج جاری کرادیا، نعوذ باللّٰہ منہا خدا اس مذہب سے ہر مسلمان کو بچائے۔

(آمین یا رب العالمین).

انگریز حکومت کے متعلق مرزا قادیانی کا دورخا پن

ہندوستان پر انگریز حکومت (برٹش امپائر) کی حیثیت ایک ظالم غاصب اور قابض کی تھی ، اس حکومت کے تعلق سے قادیانی پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کا دورخا پن / دوغلی پالیسی / منافقانہ چال بالکل واضح ہے، ایک طرف مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرے مامور من اللہ اور مجدد من اللہ ہونے کا مقصد عیسائی قوم کو شکست دینا ہے، اس کی شان وشوکت اور غلبہ واقتدار کو توڑنا ہے.... دوسری طرف یہی عیسائیت کی شکست کا دعویدار، عیسائی مذہب کی پیروکار اور علمبردار برطانوی اقتدار کو اپنے لئے باعث رحمت اور سایہ عاطفت مانتا ہے اور پھر اپنی پوری زندگی کو اس ظالم اور غاصب عیسائی حکومت کی نصرت وحمایت اور خدمت کے لئے وقف کر دیتا ہے، ذیل میں مصنف کتاب حضرت مولانا اسماعیل کٹکیؒ کے پیش کردہ حوالہ جات مرزا قادیانی کے اس دورخے پن کو دو اور دو چار کی طرح یوں واضح کرتے ہیں :-(از م.ا.قاسمی)

قادیانی نبی کا ایک رُخ :

(۱) ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو شرفِ مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف فرما کر اس صدی چہاردہم کا مجدد قرار دیا ہے اور ہر ایک مجدد کا بلحاظ حالت موجودہ زمانہ کے ایک خاص کام ہوتا ہے جس کے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے، سو اس سنت اللہ کے موافق یہ عاجز صلیبی شوکت (عیسائیوں کی شوکت) کو توڑنے کے لئے مامور ہے، یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس خدمت پر مقرر کیا گیا''

(انجام آتھم ص:۴۶ روحانی خزائن ۴۶/۱۱)

(۲) ''اور اس زمانہ کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا ہے اور ان کے فلسفہ کو جو مخالف قرآن ہے دلائل قویہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حجت پوری کرنا ہے''

(آئینہ کمالات اسلام ص:۳۴۱ روحانی خزائن ۳۴۱/۵)

(۳) ''اگرتم ان (عیسائی) فتنوں کی نظیر تلاش کرنے کی کوشش کرو یہاں تک کہ اس کوشش میں مر بھی جاؤ تب بھی قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ کبھی کسی زمانہ میں ان موجودہ (عیسائی) فتنوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنے بھی آنے والے ہیں''

(آئینہ کمالات اسلام ص:۵۲ روحانی خزائن ۵/۵۲)

(۴) ''....پھر سوچو کہ فرضی دجال کی سلطنت باوجود عیسائیت سلطنت کے کیونکر ممکن ہے''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن ۵/۲۷۰)

(۵) ''اور بقول پادری ہیکر صاحب پانچ لاکھ تک صرف ہندوستان میں ہی کرشٹان شدہ لوگوں کی نوبت پہنچ گئی ہے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ تقریباً بارہ سال میں ایک لاکھ آدمی عیسائی مذہب میں داخل ہوجاتا ہے'' (ازالہ اوہام ص:۲۶۴ روحانی خزائن ۳/۳۶۴)

(۶) ''کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا'' (آئینہ کمالات اسلام ص:۵۱ روحانی خزائن ۵/۱۵)

(۷) ''بالفعل خاص لندن میں خنزیر کا گوشت بیچنے کے لئے ہزار دکان موجود ہے اور بذریعہ معتبر خبروں کے ثابت ہوا ہے کہ صرف یہی ہزار دکان نہیں بلکہ پچیس ہزار خنزیر ہر روز لندن سے مفصلات کے لوگوں کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے'' (ازالہ اوہام حصہ اول ص:۲۳،۲۴ روحانی خزائن ۳/۱۲۳،۱۲۴)

(۸) ''لیکن میں جانتا ہوں کہ آج کل کے یورپ کی جھوٹی تہذیب نے جو ایمانی غیوری سے بہت دور پڑی ہوئی ہے، ہمارے علماء کے دلوں کو کسی قدر دبالیا ہے''

(ازالہ اوہام حصہ اول ص:۱۵،۱۶ روحانی خزائن ۳/۱۱۵،۱۱۶)

(۹) ''پس ظاہر ہے کہ یہ کرسچن قوم اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کاروائیاں ہیں اور سحر کے اس کامل درجہ کا نمونہ ہے، جو بجز اول درجہ کے دجال جو دجال معہود ہے اور کسی سے ظہور پذیر نہیں ہوسکتیں'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص:۲۶۵ روحانی خزائن ۳/۳۶۵)

مرزاجی کے مذکورہ بالاحوالوں سے بات صاف طور سے ثابت ہوگئی کہ :

(ا) مرزاجی خداتعالیٰ کی جانب سے صلیبی شوکت (عیسائی شوکت) کوتوڑنے کا خاص کام دنیامیں لے کرآئے۔(۲) مرزاجی کاعظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا ہے،(۳) عیسائی قوم اس وقت چالیس کروڑتھی۔(۴) مگرتھوڑے عرصہ میں ہندوستان کے اندرہی پانچ لاکھ عیسائی ہوچکے ہیں اور ہر بارہ برس میں ایک لاکھ بڑھ جاتے ہیں۔(۵) عیسائیوں کے فتنہ کے برابراتنا بڑا فتنہ نہ کبھی ہوااور نہ ہوسکتا ہے۔(۶) آج کل کی انگریزی تہذیب اور فلسفہ نے سب کوخراب کردیا ہے۔(۷) لندن میں سور کے گوشت کی کثرت ہے۔(۸) کرسچن قوم اورعیسائی سلطنت ہی دجال ہے۔

آیئے ذرادیکھیں توسہی کہ مرزاجی اپنے دعویٔ صلیب شکنی وسورکشی میں کہاں تک کامیاب ہوسکے ہیں اوران کے آنے سے کرسچن کم ہوئے یازیادہ؟ مرزاجی نے توایک لاکھ کرسچن ۱۸۹۳ء میں اور پانچ لاکھ ۱۸۹۲ میں دکھلاکرلوگوں کویہ دھوکہ دیناچاہاتھا کہ ایک ہی برس میں چارلاکھ کرسچن مرزاجی کے آنے کے سبب سے کم ہوگئے،مگراصل حال تو مردم شماری سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں چھ کروڑ کرسچن اور دنیامیں ایک سواسی کروڑ کرسچن ہیں۔(واضح ہوکہ یہ تعداد کتاب کی تصنیف کے وقت کی ہے) مسیح موعود کے فیض کا یہ اثر ہوا...... ہائے افسوس......

کوئی بھی کام مسیحاتراپورانہ ہوا
نامرادی میں ہواہے ترا آناجانا

اورمسیحانفسی کا یہ اثر کیوں نہ ہوتا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوسولی پرمردہ بنانے میں مرزاجی نے ایڑی چوٹی کازورلگاکریہ ثابت کردیاکہ عیسائیوں کے کفارہ کی تھوڑی سی اصلیت ہے،کرسچن کی دن دونی رات چوگنی ترقی کاایک راز یہ بھی ہے کہ مرزاجی کااہم کام عیسائی شوکت کوتوڑنانہیں تھا بلکہ صرف عیسائی سلطنت کی حمایت تھی،مرزاجی اسی اہم کام میں اپنی زندگی کا بیشترحصہ لگاگئے،چنانچہ مندرجہ ذیل رُخ ملاحظہ فرمایئے:

قادیانی نبی کا دوسرا رُخ :

(۱) ’’.....ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہوگیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار ہیں‘‘ (ازالہ اوہام حصہ اول ص:۶۶ روحانی خزائن ۱۲۶/۳ حاشیہ)

(۲) ’’میرے رگ وریشہ میں شکر گزاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے‘‘

(شہادت القرآن ص:۸۲ روحانی خزائن ۳۷۸/۶)

(۳) ’’خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر کرنا ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا (خدا کا) شکر کرنا‘‘

(شہادت القرآن ص:۸۴ روحانی خزائن ۳۸۰/۶)

(۴) ’’گورنمنٹ انگلیشیہ خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے‘‘

(شہادت القرآن ص:۹۲ روحانی خزائن ۳۸۸/۶)

(۵) ’’میں سچ سچ کہتا ہو کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعتِ حق کر سکتے ہیں، یہ خدمت ہم مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے‘‘ (ازالہ اوہام حصہ اول ص:۳۰ روحانی خزائن ۱۳۰/۳ حاشیہ)......(لیکن وہاں آپ کو بیٹھنے کون دے گا مؤلف مولانا کٹکیؒ)

(۶) ’’میں (مرزا قادیانی) ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلیشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں‘‘ (مجموعہ اشتہارات ۱۱/۳)

(۷) ’’اور میں نے صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلیشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا بلکہ بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اُردو میں تالیف کر کے ممالکِ اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کہ ہم کیونکر امن وامان اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلیشیہ کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔(یعنی تم بھی اس سایۂ عاطفت میں آجاؤ مؤلف مولانا کٹکیؒ) اور ایسی کتابوں کو چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزار رہا روپیہ خرچ کیا گیا‘‘ (مجموعہ اشتہارات ۱۱/۳)

(مرزا جی آپ کی امت ہم کو خواہ مخواہ دھوکہ دیتی ہے کہ ہم دور دراز کے ملکوں میں اسلام کی تبلیغ کو جاتے ہیں۔ مؤلف مولانا کٹکیؒ)

(۸) ''میری عمر کا اکثر و بیشتر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ کتابیں اور رسائل اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں''

(تریاق القلوب ص:۲۷ روحانی خزائن ۱۵/۱۵۵)

(آپ نے عیسائی حکومت اور بقول آپ کے دجالِ معہود کی حمایت میں پچاس الماریاں بھر دیں تو پھر اسلام کی حمایت آپ سے کیا خاک ہوسکتی ہے؟ غالباً شوکت کے مٹانے کے لئے......مؤلف مولانا کٹکیؒ)

(۹) ''پھر میں (مرزا قادیانی) پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کو روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا، کیا اس کام کی اور اس خدمتِ نمایاں کی اور اس مدتِ دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ (کتاب البریہ ص:۸ روحانی خزائن ۱۳/۸)

(۱۰) ''جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں''

(شہادت القرآن ص:۸۵ روحانی خزائن ۶/۳۸۱)، (شکر ہے کہ گویا کا فرق رہ گیا۔ مؤلف مولانا کٹکیؒ)

(۱۱) ''اس تمام تمہید کا مدعا یہ ہے کہ گورنمنٹ کو یاد ہے کہ ہم تہہ دل سے اس کے شکرگزار ہیں اور ہمہ تن اس کی خیرخواہی میں مصروف'' (شہادت القرآن ص:۸۶ روحانی خزائن ۶/۳۸۲)

(۱۲) ''....میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں جو آفتوں سے بچائے'' (روحانی خزائن ۸/۴۴، ۴۵)

(۱۴) ''ہم نے جواس گورنمنٹ کے زیرسایہ آرام پایااور پارہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پاسکتے'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص:۲۷۴ روحانی خزائن ۳/۳۷۴) (ہرگز نہیں پاسکتے۔ اسلامی حکومت کا مزہ تو کابل میں چکھ چکے ہیں۔مؤلف مولانا کٹکیؒ)

(۱۵) ''دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے'' (درست سمجھتی ہے از مؤلف مولانا کٹکیؒ)

(تقریر مرزا بشیر الدین محمود قادیانی، روزنامہ الفضل قادیان یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

(۱۶) ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو، مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں (قادیانیوں) کو یہ کہتا سنا ہے کہ ہمیں مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریر پڑھ کر شرم آتی ہے، انہیں شرم کیوں آتی ہے، اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔

(بیان مرزا بشیر الدین محمود قادیانی، روزنامہ الفضل قادیان، ۷/جولائی ۱۹۳۲ء)

فرزند سعادت منداسے کہتے ہیں، اگر بیٹا باپ کا رمز شناس نہ ہو تو وہ بیٹا ہی کیا، بھلا دوسرے قادیانی کو اس رمز سے آگاہی کیسے ہو، اسی لئے وہ بیچارے نابینا ہیں، اس باب میں زیادہ وضاحت قرین مصلحت نہیں، ناظرین خود ہی مرزا جی کے کارناموں کی تصویر کے دونوں رُخ دیکھ لیں، ہائے افسوس......

کس لئے آئے تھے اور کیا کر چلے
تہمتیں چند اپنے ذمہ دھر چلے

مرزا قادیانی کا عیش وعشرت

مرزا جی پر فرماتے ہیں،

منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی

کہ می خواہد نگار من تہی دستان عشرت را

یعنی اگر خدا کو چاہتے ہو تو دنیوی عیش وعشرت کو دل سے نکال دو، دوسری جگہ اِرشاد ہوتا ہے کہ، ما ازیں دنیا جز دو نان خشکے وکوزہ آبے نمی خواہم مطلب یہ کہ میں عیش وعشرت کا خواہاں نہیں، صرف زندگی گزارنے کے لئے صرف دو سوکھی روٹی اور ایک گلاس پانی چاہتا ہوں.....

(آئینہ کمالات اسلام ص: ۵۵ روحانی خزائن ص: ۵۵۵)

مگر اس کے برعکس ہم قادیانی حدیث سیرۃ المہدی سے جسے مرزا جی کے ہونہار فرزند میاں بشیر احمد ایم اے نے لکھا ہے، اس سے چند نمونے مرزا جی کی عیش وعشرت کے نقل کر کے فیصلہ ناظرین کے ذمہ چھوڑتے ہیں۔

(۱) ''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ حضرت (مرزا جی) صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند فرماتے تھے، کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھاتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا... گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں''

(سیرت المہدی، حصہ اول ص: ۱۸۱ مصنف مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی)

(۲) ''مرغ اور بٹیروں کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا''

(۳) ''مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے، سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو یا پلاؤ...''

(۴) ''پلاؤ بھی آپ کھا لیتے تھے، مگر ہمیشہ نرم، گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا...''

(۵) ''میٹھے چاول تو کبھی خود کہہ کر پکوالیا کرتے تھے، مگر گڑ کے اور وہی آپ کو پسند تھے''
(شاید ذیابطیس شکری کو مفید ہوں گے، از مولف: مولانا کٹکیؒ)

(۶) ''عمدہ کھانے یعنی کباب، مرغ، پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرنی میٹھے چاول وغیرہ، تب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے، جب ضعف معلوم ہوتا تھا''۔ (مگر مرزا جی تو دائم المریض تھے)

(۷) ''دودھ بالائی مکھن یہ اشیاء بلکہ روغن بادام تک صرف قوت کے قیام اور ضعف دور کرنے کو استعمال فرماتے تھے''

(۸) ''میوہ جات آپ کو پسند تھے اور اکثر خدام بطور تحفہ کے لایا بھی کرتے تھے، گاہے بگاہے خود بھی منگواتے تھے، پسندیدہ میووں میں سے آپ کو انگور ممبئی کا کیلا، ناگپور کا سنترہ، سیب، سردے اور سرولی آم زیادہ پسند تھے۔ باقی میوے بھی گاہے ماہے جو آتے تھے کھالیا کرتے تھے گنا بھی آپ کو پسند تھا''

(۹) ''زمانۂ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمن اور جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے، بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر اور لاہور سے منگوالیا کرتے تھے''۔

(۱۰) ''بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا نہ اس بات کی تحقیق تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمان کی؟''

(۱۱) ''بلکہ ولایتی بسکٹوں کو جائز فرماتے تھے اس لئے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے اس لئے کہ بنانے والے تو مکھن ہی کا دعویٰ کرتے ہیں، پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں''۔

نوٹ: مرزا قادیانی کی غذائی اشیاء کے اقتباسات نمبر '۲' تا '۱۱' کے حوالہ جات سیرت المہدی حصہ دوم کے صفحات نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۵ سے ماخوذ ہیں۔ م، ا، قاسمی

(۱۲) پہلی مشک ختم ہوچکی ہے اس لئے پچاس روپے (آج کے دو ہزار روپے) بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں، آپ دو تولے مشک خالص دو شیشوں میں ارسال فرمادیں۔

(خطوط امام بنام غلام، ص: ۳،۲)

(۱۳) سر کے دورے (مراق) اور سردی کی تکلیف کے لئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ قسم منگوایا کرتے تھے، یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب لاہوری کے سپرد تھی، عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کی معرفت بھی آتے رہے۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم ص: ۱۳۷)

(۱۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاقِ الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت (آفرین بریں ماتحتی) بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین جی) کو حضور (مرزا) چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود (مرزا جی) بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے" (جیسے نبی ویسے خلیفہ)......

(مضمون مرزا بشیرالدین محمود قادیانی، روزنامہ الفضل قادیان، ۱۹/جولائی ۱۹۲۹ء)

(۱۵) خریداری کی ڈیوٹی پر مامور اپنے ایک مرید کو خط لکھتے ہوئے شری مرزا جی لکھتے ہیں :

"اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے، آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک "وائن" (انگریزی شراب) کی پلومر کی دوکان سے خرید یں، مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے" (نہیں تو بے کار رہے)، (خطوط امام بنام غلام، ص: ۵)

قادیانی نبی کا انجام (مرزا جی کی آخری وحی)

مباش ایمن از بازی روزگار مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
(تذکرہ ص: ۶۴۰)

(۱) ''خاکسار مختصراً عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا جی) پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے مکان میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آگئی، رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا شائد لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسہال (پاخانہ) کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور اِدھر اُدھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں جب میں نے پہلی نظر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا، کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی، میرے دل پر یہ اثر پڑا کہ یہ ملک الموت ہے'' (سیرت المہدی حصہ اول ص: ۹)

(۲) ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ (نصرت جہاں بیگم، مرزا جی کی درمیانی اہلیہ) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا، مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی، لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا، میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی، تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا، تم اب سو جاؤ، میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں، اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا، مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے

تھے،اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کردیااورآپ وہیں فارغ ہوئے۔(سچا نبی جہاں مرتاہے وہیں دفن ہوتاہے،مقولہ مرزاجی)اور پھراٹھ کر لیٹ گئےاور پاؤں دباتی رہی،مگر ضعف بہت ہوگیاتھا،اس کے بعدایک اور دست آیااور پھرآپ کوایک قئے آئی۔جب آپ قئے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگےتو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹے لیٹے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایااور حالت دیگرگوں ہوگئی۔اس پر میں نے گھبرا کر کہا،''اللہ یہ کیاہونے لگاہے''۔تواس پر آپ نے کہا،وہی جومیں (مولوی ثناءاللہ امرتسری کے لئے) کہا کرتا تھا''

(سیرت المہدی حصہ اول ص:۱۱،۱۲)

پانچ پاخانے ایک قئے،قصہ ختم''فاعتبروا یآ اولی الابصار'' یہ حال انہی مرزاصاحب کاہے جو اپنی چندروزہ زندگی میں زمین آسمان کے قلابے ملایاکرتے تھےکبھی خدابنتے تھےاورکبھی خداکے باپ،کبھی زمین وآسمان بناتے تھےتوکبھی مسل لےکر دنیا بھر کی تقدیر پر دستخط کرالاتے تھے،مگراپنی تقدیر سے بےخبر تھے جس کافیصلہ ان کی آخری وحی نے کردیا،......مکن تکیہ برعمرناپائیدار......

چندروزہ عیش وعشرت کے لئے آخرت کوچھوڑنا،رسالت ونبوت کادعویٰ کرنا،عیسائیوں کی خوشامد میں پچاس الماریاں کتابیں لکھنااوراس اہم کام میں عمرکااکثرحصہ خرچ کرنااوراپنی دجالی تصانیف اورمکاری اوررنگین بیانی سے بھولےبھالےمسلمانوں کومرتد بنانا،علماءکرام اورصوفیائے عظام کےسب وشتم سے اپنی کتابوں کاسیاہ کرنااوردنیا بھرکےلوگوں کوموت اورہیضہ اورطاعون کی دھمکی دےکرخودبجائے مکہ یامکرمہ میں مرنے کےمولاناثناءاللہ صاحب امرتسری سےہیضہ کامباہلہ کرکےخودہی دست وقےیعنی ہیضہ کی بیماری سے ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق لاہور میں ۲۶رمئی ۱۹۰۸ء کو یہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ،

مباش ایمن ازبازئ روزگار　　　مکن تکیہ برعمرناپائیدار

(تذکرہ ص:۶۴۰)

کیا اب بھی کوئی حق کا تلاش کرنے والا قادیانی باقی نہیں ہے، جو مرزا جی کے دعوے کو اول سے آخر تک پڑھے اور ان کے کارناموں پر اور ان کے حسرت ناک انجام پر ٹھنڈے دل سے غور کرے اور یہ نہ کہے کہ ؎

نبی قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے حماقت

❁ ❁ ❁

یادداشت

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش حیدرآباد ۵۹

تعارف خدمات اپیل

قیام : ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۱ء

مقصد و مشن : عقیدہ ختم نبوت کی ترویج واشاعت اور فتنہ قادیانیت کا خاتمہ

خدمات و کارکردگی :

- 93 دیہاتوں میں مکاتب کا قیام
- 60 دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر
- 145 بیوہ، یتامی، معذورین میں وظائف کی تقسیم
- 641 دیہاتوں میں افطار کا نظم
- 8712 غریب مسلم مکانات میں قربانی کے گوشت کی تقسیم
- 296 بچوں کیلئے فری ختنہ کیمپس کا انعقاد
- 181 علاقوں سے قادیانیت کا صفایا
- 1775 افراد و مکانات قادیانیت سے تائب

(ضروری نوٹ : یہ اعداد و شمار سال ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۰ء تک ہیں)

مطبوعات کے نام : اسلام اور قادیانیت کا اختلاف، قادیانی توہین رسالت کے مجرم، قادیانی اسلام؟ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہونچے، (دعوتی رسالہ) کلمہ کا فرق تلگو، تعلیم الاسلام تلگو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (تلگو)۔

اپیل

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق ومحبت ہماری دینی واجتماعی زندگی کا سدابہار سرمایہ ہیں، اسی سے ہماری زندگی اور موت وابستہ ہے یہی ہماری دینی غیرت، ایمانی حرارت اور اسلامی حمیت کا سرچشمہ ہے۔ قادیانی فرقہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مدمقابل اپنے پیشوا کو نبی اور پیغمبر کی حیثیت سے کھڑا کرکے ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو اس عظیم سرمایہ سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ آیئے! مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ آندھرا پردیش حیدرآباد کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہوئے قادیانیت کے اس ناپاک مقصد کو ناکام بنائیں اور یہ جتادیں کہ ؎

رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

Majlis-e-Tahaffuz-e-Kahtm-e-Nubuwwat Trust A.P.
H.No. 17-9-182, Kurmaguda, Sayeedabad Hyderabad-A.P. India.
Phone & Fax :24562051, Cell : 9849436632, 9985030527
A/c No. 19380100008353 Bank of Baroda Chanchalguda Branch Hyd.
Website : www.khatmenubuwat.com Email : khatmenubuwwat_hyderabad@hotmail.com

Price : Rs. 10/-

عائشہ ملٹی کلر آفسیٹ پرنٹرس 040-65871440, 9391110835, 9346338145